407

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر — الہام حضرت امام احمد قادیانی علیہ السلام

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — تارکا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۸/ — ششماہی ۴/ — سہ ماہی ۲/۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ بیرون ہند ۸/

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۴	مورخہ ۲ شوال ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

آج چونکہ مطلع ابر آلود تھا۔ اس لئے چاند دکھائی نہ دیا۔ لیکن رات کو دہلی سے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بذریعہ فون اطلاع دی۔ کہ وہاں چاند دیکھا گیا ہے۔ اور لاہور سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے فون کیا۔ کہ گو لاہور میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ لیکن دوسرے مقامات سے چاند دیکھنے کی اطلاعات آگئی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا۔ کہ صبح ۱۷ دسمبر کو عید ہوگی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان المبارک کے روزے مطیع و عاصی میں فرق کرنے کیلئے میزان کا حکم رکھتے تھے

"دیکھو جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں۔ وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے۔ اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارا ہے۔ وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا۔ اور ان کا بھی زمانہ گزر گیا۔ جاڑے کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی۔ بجائے آٹھ بجے نہ کھائی۔ چار یا پانچ بجے کھا لی...... اس قدر آسانی کے مہینہ میں رمضان کا آنا ایک معیار رکھتا تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے" (خطبہ عید الفطر فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۰۵ء)

ساقیا آمدن عید مبارک بادت (الہام الٰہی)

(اسلام سے بیگانہ لوگوں کے نزدیک) عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں۔ اور نئے کپڑے پہنیں اور طعام کو سارے موہنہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چبائیں۔۔۔ اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں۔ جیسا کہ زینت کرنیوالی عورتیں کیا کرتی ہیں۔" (خطبہ الہامیہ)

(جماعت سے خطاب) سو کھول کر بتلا دو کہ عید کیوجہ سے کس قدر ہیں۔ جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اس میں رکھا [illegible]

[illegible]

نئے بادشاہ کی تخت نشینی کا اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن۔ ۱۲ دسمبر۔ نئے بادشاہ کی بادشاہی کا اعلان ہفتہ کے دن کیا گیا۔ لوگوں نے نئے بادشاہ کا پرتپاک استقبال کیا۔ بادشاہ کی جانشینی کی رسم ادا کرنے کے لئے گیارہ بجے کے قریب قصر سینٹ جیمز میں پریوی کونسل کا ایک اجلاس ہوا۔ اور نئے بادشاہ کو جارج ششم کے نام سے تسلیم کیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بادشاہ نے تاجپوشی کی تاریخ میں رد و بدل کرنا منظور نہیں کیا تاجپوشی کی رسم پرانے اعلان کے مطابق ۱۲ مئی کو ہوگی۔ دارالعوام اور دارالامرا کے ارکان نے کل ہی حلف وفاداری اٹھایا پریوی کونسل کے اجلاس میں ممبران دربار نوابوں اور پادریوں کے علاوہ دیگر شاہی سلطنت نے بھی شمولیت کی اور شاہ ایڈورڈ ہشتم کی دستبرداری کے اعلان کے بعد نئے بادشاہ کی جانشینی کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد پریوی کونسل کے ارکان نے حلف وفاداری اٹھایا۔ نئے اعلان پر بادشاہ کے کھائیوں کے علاوہ وزیراعظم کنٹربری کے پادری اور ارکان کابینہ کے دستخط تھے۔ حلف وفاداری کے وقت خود شاہ جارج موجود تھے۔ آپ قصر میں سنہری تخت کے پاس تشریف لے گئے جس کے گرد پریوی کونسل کے ارکان اور ممالک محروسہ اور ہندوستان کے ہائی کمشنر جمع تھے۔ شاہ جارج ششم نے رسمی طور پر اپنی کونسل کے سامنے تقریر کی اور سکاٹ لینڈ کے کلیسا کی حفاظت کا حلف بھی اٹھایا۔ ان رسوم کی ادائیگی کے بعد رائل ایکسچینج میں نئے بادشاہ کا اعلان کیا گیا۔ البتہ موجودہ اعلان میں مندرجہ ذیل ابتدائی فقرے سنے گئے۔

"ازبسکہ سابق بادشاہ نے مسودہ دستبرداری کے رو سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو تخت کے حق سے محروم کر دیا ہے۔ اور مسودہ دستبرداری اب منظور ہو کر بروئے کار آچکا ہے۔ اس لئے برطانیہ آئرلینڈ اور سابق بادشاہ کے ماتحت ملکوں کی سلطنت کا حق اب جائز طور پر صرف شاہزادہ معظم دیہادر البرٹ فریڈ مارک آرتھر جارج کو پہنچتا ہے" سینٹ جیمز میں اعلان پڑھنے کے وقت ملکہ میری اور بادشاہ کی دو بیٹیاں شاہزادی الزبتھ اور شہزادی مارگریٹ موجود تھیں۔ سہ پہر کے وقت جب عوام کے سامنے اعلان کیا گیا۔ تو لوگ بہت زیادہ تعداد میں جمع تھے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سابق شاہ ایڈورڈ کی جانشینی کے اعلان کے وقت بھی اتنے آدمی موجود نہیں تھے مطلع اگرچہ صاف نہیں تھا لیکن ہفتہ کی آدھی تعطیل کی وجہ سے بہت سے لوگوں کا ہجوم ہو گیا تھا۔ قصر سینٹ جیمز اور رائل ایکسچینج کے علاوہ دو جیمز ٹمپل کراس اور ٹمپل بار میں بھی نئے بادشاہ کی بادشاہی کا اعلان کیا گیا۔ جب بادشاہ پریوی کونسل کے اجلاس میں جا رہے تھے تو قصر سینٹ جیمز اور قصر بکنگھم کے باہر جو لوگ جمع تھے انہوں نے جوش سے تالیاں بجائیں۔ نئے بادشاہ نے اپنی جانشینی کا اعلان کرنے والی کونسل کے سامنے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

"ہم لوگوں نے ایسے حالات کے ماتحت یہ مجلس منعقد کی ہے۔ جن کی نظیر ہمارے ملک کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اب بادشاہی کا بوجھ میرے کندھوں پر آن پڑا ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے دور حکومت میں ملکی دستور کے اصول کو پوری طرح ملحوظ رکھوں گا۔ اور باقی ساری چیزوں پر سلطنت برطانیہ کی بہبودی کو ترجیح دوں گا اپنی بیوی کی رفاقت کے ساتھ میں آج اس اہم ذمہ داری کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں۔ کہ آپ میری پوری پوری امداد کریں گے۔ اپنے بھائی کا جانشین ہونے کے بعد سب سے پہلے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اسے ڈیوک کا خطاب دوں۔ آج کے بعد سے ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف ونڈسر کہا جائے گا۔ دستور کے مطابق ایک بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد پارلیمنٹ کو فوراً اجلاس منعقد کر کے اپنی وفاداری کا اظہار کرنا چاہیے۔ چنانچہ دارالعوام کا اجلاس فی الفور منعقد کیا گیا۔ اور وفاداری کا حلف اٹھایا گیا آج بشپ آف کنٹربری نے سبقت کی جس کے بعد لارڈ ہیلی فیکس۔ لارڈ لانڈیل لارڈ سیسل

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ قادیان کی بزرگ ہستیاں اطبار و ڈاکٹر و دستار امراء پُرزور الفاظ میں تصدیق فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم کل امراض چشم میں مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشے ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ **محمد حیات منیجر رفیق حیات۔ قادیان۔ پنجاب**

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو　　اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو　　دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضہ شاہی طبیب کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ توانا۔ تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ تم شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولے۔ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ:۔ **عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب**

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پراسپیکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

قابل فروخت مکان

ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت ہے۔ شہری طرز پر اوپر ایک بالاخانہ بھی ہے۔ بعض مشکلات کی وجہ سے فروخت کر رہا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو ایسا بنا بنایا مکان لینے کی خواہش ہو تو مجھ سے مل کر فیصلہ کر لیں۔ مستری مرزا غلام محمد قادیان محلہ دارالرحمت

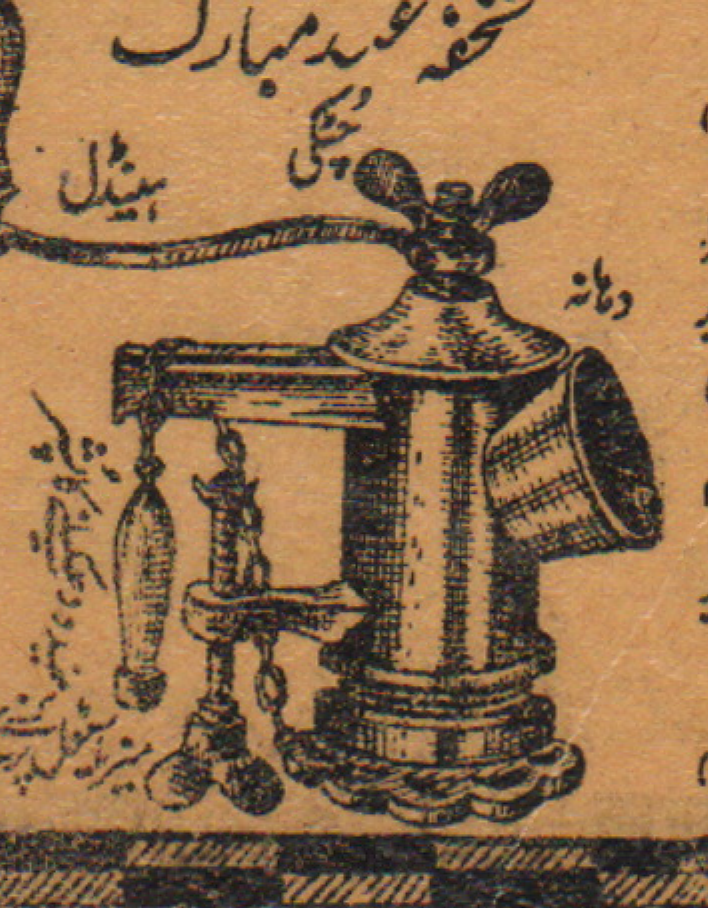

تحفہ عید مبارک

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین

مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

ملکی صنعت کا بہترین نمونہ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا۔ خوبصورتی پائیداری میں یکتا بناوٹ نہایت سادہ۔ چلنے میں بیحد ہلکی۔ میدہ دھکیلنے کا کارآمد پرزہ بھی لگایا گیا ہے۔ منٹوں میں سیروں اعلیٰ سیویاں تازہ بتازہ تیار کر کے تناول فرمائیے۔ خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس ہر مشین کے ہمراہ دو عدد چھلنی سوراخ قیمت سات روپے آٹھ آنے (بیحد) محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

اصلی و اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ

اصلی ریگولیٹر پاکٹ واچ

رشید اینڈ سنز موجد مشین سیویاں بٹالہ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی کتابوں کی قیمتوں میں

حیرت انگیز کمی کر کے

دوستوں کے تمام گلے شکوے دور کر دئے ہیں!

اُمید ہے کہ اب تو وہ دوست بھی جو بکڈپو کی واجبی قیمتوں کو بھی گراں بتلایا کرتے تھے۔ بکڈپو کے تازہ اعلان کو پڑھ کر حیرت سے اپنے ہونٹ چبا جائیں گے۔ اور ان کے دل بول اٹھیں گے۔ کہ!

ہاں! رعایت ہو تو ایسی ہو۔ کہ بڑے سائز کے ہزار صفحوں کی

بیش نادر و نایاب کتابیں

صرف ڈیڑھ روپیہ میں دے دینا

واقعی حیرت انگیز امر ہے

پس جو دوست ان حقائق و معارف سے لبریز بیش کتابوں کے بیش بہا ذخیرہ کو حاصل کرنا چاہیں۔ وہ اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنے کسی مقامی عہدہ دار سیکرٹری یا پریذیڈنٹ کی معرفت اپنا نام خریداری ہمیں بھجوا دیں۔ تا کہ ان کیلئے اسی قدر سیٹ محفوظ رکھ لئے جائیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اتنی ارزاں قیمت کی کتابیں جلسہ سالانہ پہان کیلئے نہ بچ سکیں۔

کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں

اتمام الحجۃ۔ ضرورۃ الامام۔ سراج منیر۔ استفتاء اُردو۔ تحفۃ الندوہ۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ تجلیات الٰہیہ۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ اربعین کامل۔ آریہ دھرم۔ ضیاء الحق۔ چشمہ مسیحی۔ حجۃ اللہ۔ نسیم دعوت۔ پیغام صلح۔ کشف الغطاء۔ الانذار۔ الندا من وحی السماء۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ حقیقۃ المہدی

مندرجہ بالا کتب چھپ رہی ہیں۔ اور جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ چھپ جائیں گی۔ جو دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنے اپنے نام اپنے ہاں کے کسی مقامی سیکرٹری یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت بھجوا دیں۔ تا کہ جن کے نام خریداری جلسہ سالانہ سے پہلے ہمارے پاس پہنچ جاویں۔ ان کیلئے ان بیس کتابوں کے سیٹ محفوظ کر لئے جاویں۔ امید ہے کہ سکرٹری صاحبان بھی جہاں مقامی دوستوں کو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریک فرمادینگے۔ وہاں انپر یہ امر بھی واضح کر دیں گے۔ کہ

ان کتابوں کا سائز جیبی نہیں بلکہ حقیقۃ الوحی جتنا بڑا سائز ہے

اور قبل ازیں تو ان بیس میں سے صرف تین کتابوں (اربعین کامل۔ نسیم دعوت۔ سراج منیر) کی قیمت ہی ڈیڑھ روپیہ تھی مگر اب تو ان اکٹھی بیس کتابوں کی قیمت ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ تا کہ دوست حضرت سلطان القلم کا علم کلام کوڑیوں کے مول خرید کر دنیا کے کونے کونے میں آسانی کے ساتھ پہنچا سکیں۔ اور عند اللہ و عند الناس ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا کتب کی تھوڑی سی تعداد اعلےٰ کاغذ پر بھی چھپوائی گئی ہے۔ جو دوست اعلےٰ درجہ کا سیٹ خریدنا چاہیں۔ ان سے اڑھائی روپیہ (۲/۸) قیمت لی جائے گی۔ امید ہے کہ احباب جماعت ابھی سے اپنے اپنے نام خریداری کی فہرست میں درج کرادینگے۔ اور اس نادر موقعہ کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔

مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۴؍دسمبر۔ وائسرائے ہاؤس کے ہال کے بڑے دروازہ کی سیڑھیوں پر ہوم سکرٹری حکومت ہند نے شاہ جارج ششم کی تخت نشینی کا اعلان پڑھا۔ وائسرائے کی آمد کے بعد کمانڈر انچیف افواج ہند اور اگزیکٹو کونسل کے ارکان بھی سیڑھیوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ سرکاری وغیر سرکاری معززین کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد نے بھی تخت نشینی کے اعلان کو سنا۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے وزیر ہند کو برقیہ ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں ملک معظم کی رعایا کے تمام طبقوں کی طرف سے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ہماری طرف سے شہنشاہ معظم کو ان کی تخت نشینی پر وفاداری کا یقین دلائیں۔ وائسرائے نے ملک معظم کو بھی تار بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ آپ کی تخت نشینی پر ہندوستان میں اس کے متعلق اعلان کرنے کے بعد میں ہندوستان کے لوگوں اور والیان ریاست کی طرف سے حلف وفاداری لیتا ہوں۔ ہندوستان کے باشندے اور والیان ریاست شاہی خاندان نیز آپ کی ذات اور آپ کے تخت کے ہمیشہ وفادار رہیں گے۔

لاہور ۴؍دسمبر۔ لاہور میں شاہ جارج ششم کی تخت نشینی کا اعلان لارنس گارڈن میں مسٹر ڈیکل چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے پڑھا۔ گورنر پنجاب کے علاوہ سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور دیگر ججان اور سول اور فوجی افسر موقعہ پر موجود تھے توپوں کی سلامی دی گئی۔

پیکن ۴؍دسمبر۔ جرنیل چیانگ کے شک کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ نانکن واپس آگئے ہیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیانفو میں باغیوں کے ساتھ لوگ نبرد آزما ہو گئے ہیں۔

شنگھائی ۴؍دسمبر۔ ایک برقیہ مظہر ہے۔ کہ چیانگ کیشک کا چیف آف دی سٹاف ہلاک ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ اس نے خودکشی کر لی ہے لیکن سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ وہ باغیوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔

حیدر آباد ۴؍دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام نے آئندہ سفر کلکتہ منسوخ کر دیا ہے۔

منگولیا ۴؍دسمبر۔ منگولیا کی سرحد پر جاپانیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا گیا ہے۔ اور روسی افواج نے جاپان کے خلاف حربی اقدام شروع کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اقدام مانچوکو سے جاپانی تسلط کو دور کرنے کی غرض سے شروع کیا گیا ہے۔ دوسری طرف جاپانی افواج بھی آگے بڑھ رہی ہیں۔

شنگھائی ۴؍دسمبر۔ سیانفو میں اشتراکیوں کی بغاوت زوروں پر ہے۔ سرکاری افواج کی طرف سے بغاوت کو فرو کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ۵ ہزار باغی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ دونوں طرف سے زبردست مقابلہ ہو رہا ہے۔

راولپنڈی ۴؍دسمبر۔ درہ خیبر میں فوجی چوکیوں کی تعمیر کے سلسلہ میں حکومت سرحد اور آفریدیوں کے درمیان عرصہ سے جو تنازعہ چلا آتا ہے۔ اس کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ اس قضیہ کے متعلق فریقین میں باہمی مفاہمت ہو گئی ہے۔ آفریدیوں نے اپنی مرضی سے زغافیل قبیلہ کو اپنے اور حکومت کے درمیان صلح کرنے کے لئے ثالث مقرر کیا۔ زغافیل قبیلہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگرچہ چوکیاں بدستور قائم رہیں گی۔ لیکن آفریدی ان کو کلیتہً خالی کر دیں گے۔ اور ان پر دوبارہ کبھی قابض نہ ہوں گے۔ اگر آفریدی اس فیصلہ پر قائم رہے تو حکومت ان کو مواجب ادا کردے گی۔ اگر آفریدیوں کی طرف سے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو حکومت کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ جس وقت چاہے ان سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ بطور جرمانہ وصول کرے۔

ٹیونس ۴؍دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسز سمپسن نے ٹیونس سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ایک عظیم الشان محل خریدا ہے (رائٹر نے اس کی تردید کر دی ہے)

امرتسر ۴؍دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے ۴ آنے تک۔ کپاس ۵ روپے ۴ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ہے۔

لاہور ۴؍دسمبر۔ آج ہندوستان کے طول و عرض میں شاہ جارج ششم کی تخت نشینی کا اعلان کیا گیا۔ صوبوں کے گورنروں نے وزیر ہند کی وساطت سے ملک معظم کو وفاداری کے تار ارسال کئے۔ گورنر پنجاب نے مندرجہ ذیل تار وزیر ہند کے نام ارسال کیا ہے۔ حکومت پنجاب اور باشندگان پنجاب شاہ جارج ششم اور ملکہ الزبتھ کی خدمت میں ہدیہ سپاس پیش کرتے ہوئے انہیں اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ دیر تک ہمارے سروں پر حکومت کرتے رہیں۔

ویلنشیا ۴؍دسمبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ملاگا سے دور ایک سرکاری جہاز کو ایک تارپیڈو کے ذریعہ جو غیر ملکی معلوم ہوتی تھی۔ ڈبو دیا گیا۔ ۴۱ مسافروں میں سے تین کو اس وقت تک بچایا جا سکا۔

نئی دہلی ۴؍دسمبر۔ یکم جنوری ۱۹۳۷ء سے ایک سال کے لئے امتحان کے طور پر ریڈیو لائسنس کی شرح ۱۰ روپے کی بجائے ۸ روپے کر دی جائے گی بشرطیکہ لائسنس کی تجدید اس کی تاریخ اختتام سے پہلے کرائی جائے ۳۱ دسمبر کو ختم ہونے والے لائسنس کو رعایت حاصل کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔

بریلی ۴؍دسمبر۔ لکھنؤ اور بریلی کے درمیان سینتھل سٹیشن کے قریب دو انجن جو ایک مال گاڑی کو لا رہے تھے پٹڑی سے اتر گئے۔ جس کی وجہ سے لکھنؤ اور بریلی کے درمیان ٹریفک رک گیا۔ انجنوں سے متصل بریک گاڑی چور چور ہو گئی۔ مجروحین کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لنڈن ۴؍دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملکہ الزبتھ انفلوائنزا کے خفیف حملہ کے باعث بیمار ہیں اور کچھ دنوں تک گھر میں مقیم رہیں گی۔

لنڈن ۴؍دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر وائنا سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع بیرن لوئی راتھس چائلڈ کے مکان پر مہمان کے طور پر فروکش ہو گئے ہیں۔

نانکن ۴؍دسمبر۔ حکومت چین کے حکام نے ایک اجلاس منعقد کرنے کے بعد ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں باغی جرنیل کو غدار قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی افواج کو مرکزی حکومت کے حوالے کر دے نانکنگ ہانکو اور چین کے دوسرے شہروں میں حفظ ماتقدم کے طور پر مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۴؍دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر بی سی رائے۔ صدر بنگال کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

نئی دہلی ۴؍دسمبر۔ وادی خیسورہ کے جنوبی حصہ کے حالات کے متعلق حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے۔ ۲؍دسمبر کو دشمن کے چھوٹے چھوٹے دستوں پر معمولی حملے کئے گئے۔ ہماری فوجوں نے بعض پہاڑی غاروں کی تلاشی لی۔ جو تمام کے تمام خالی پائے گئے۔ اگلے دن دشمنوں کی ایک مختصر سی جماعت کو ہوائی جہازوں کی مدد سے بھگا دیا گیا۔ گذشتہ دو دنوں میں شدید بارش کی وجہ سے سڑک کی تعمیر کا سلسلہ بند رہا۔ اور تعمیر شدہ سڑک کے بعض حصوں کی مرمت کرنا پڑی۔

لاہور ۴؍دسمبر۔ محکمہ اطلاعات پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ خشکی کے راستے ایران کی راہ سے حجاز کو جانے والے ہندوستانی عازمان حج کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ان کے ویزا میں ان جملہ اشخاص کا خصوصیت سے اندراج ہونا چاہیئے جو اسی پاسپورٹ کی بنا پر سفر کر رہے ہوں۔ کیونکہ بصورت دیگر اس امر کا امکان ہے کہ ایران پولیس یا حکام پاسپورٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں پھر عید آئی ہے

(۱)

خوش ہیں روزے رکھنے والے زہد کی لذت چکھنے والے
رُخ پہ طمانیت چھائی ہے
دنیا میں پھر عید آئی ہے

(۲)

جاری ہے تکبیر لبوں پر اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر
روح خوشی سے لہرائی ہے
دنیا میں پھر عید آئی ہے

(۳)

مولےٰ کی گر دید نہیں ہے عید ہماری عید نہیں ہے
خالی ظاہر آرائی ہے
دنیا میں پھر عید آئی ہے

(۴)

کیا ہے اپنی عید بتائیں دین کو ہر جانب پھیلائیں
کفر سے خلقت گھبرائی ہے
دنیا میں پھر عید آئی ہے

(۵)

احمدیوں کو عید مبارک "ماہ عجم" کی دید مبارک
خوشیوں کی تمہید آئی ہے
دنیا میں پھر عید آئی ہے

[illegible]

تحریک جدید میں احمدی جماعتوں کی شاندار قربانی

جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۰/۱۱ احمد یانوالہ ضلع منٹگمری کے سکرٹری مال چودھری بلغ الدین صاحب نائب زیلدار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ

میرے آقا! یہاں کی جماعت ناقص اراضی ہونے کے باعث قرض کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے اپنا چندہ پورا ادا کر دیتی ہے۔ میرے محسن! جب میں نے حضور کا خطبہ جمعہ تیسرے سال کا تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے سنایا۔ تو سوائے دو تین دوستوں کے جو غیر حاضر تھے۔ سب نے اپنے وعدے جو دوسرے سال سے قریباً دو گنے تھے اسی وقت لکھائے۔ جن کی فہرست پیش حضور ہے۔

اس جماعت کا دوسرے سال کا پورا کردہ وعدہ ۱۴۵ روپے کا تھا۔ اور تیسرے سال کا ۲۹۲ ہے۔ اس میں بعض ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے دوسرے سال میں وعدہ نہیں کیا تھا۔ مگر تیسرے سال وعدہ کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزا۔ اسی طرح تیجہ کلاں ضلع گورداسپور کی زمیندار جماعت نے دوسرے سال کے ۱۶ کے مقابل ۵۶ اور شیخ پور ضلع گجرات کی جماعت نے ۴۴ کے مقابل ۷۰ کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح شہری جماعتوں میں سے کوٹ فتح خان ضلع اٹک کی جماعت نے ۲۷ کے مقابل ۴۵۰ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ۲۵ کے مقابل ۶۳ اور ہیڈ سلیمانکی نے ۳۰ کے مقابل ۶۰ کا وعدہ کیا ہے۔ دوسری زمیندار اور شہری جماعتوں کو بھی اپنے اپنے اخلاص کے مطابق وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قادیان میں ٹیلیفون لگانے کے متعلق

جناب پوسٹ ماسٹر جنرل کا اعلان

جناب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب و صوبہ سرحد کی طرف سے حسب ذیل نوٹیفکیشن ہمیں برائے اشاعت موصول ہوا ہے :۔

۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء کو قادیان (ضلع گورداسپور) میں ایک ڈیپارٹمنٹل ایکسچینج جس کے ساتھ ٹرنک لائن کی سہولتیں وابستہ ہیں کھول دیا گیا ہے۔ اس مقام سے ان تمام سٹیشنوں کو جن کا ہندوستان کے جنرل ٹرنک سسٹم کے ساتھ اتصال ہے ٹیلیفون کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کی شرحیں مقامی ٹیلیفون کے دفاتر سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔

اس ایکسچینج کا قیام پنجاب کے باشندوں اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر

ایسوسی ایٹڈ پریس نے قادیان میں ٹیلیفون کے لگائے جانے کی خبر اخبارات میں حسب ذیل الفاظ میں شائع کرائی ہے۔

گذشتہ دس سال کے عرصہ میں قادیان ایک معمولی گاؤں سے ترقی کر کے ایک اعلےٰ شہر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ جس میں موجودہ زمانہ کے تمام ترقی کے لوازمات پائے جاتے ہیں۔ اس سے پیشتر شہر میں بجلی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور اب ٹیلیفون کا سلسلہ بھی قائم ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج ٹیلیفون کا افتتاح کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے سر محمد ظفر اللہ صاحب سے دہلی میں ٹیلیفون پر گفتگو فرمائی۔

جلسہ سالانہ کا پروگرام بصورت پوسٹر شائع ہو گیا

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء سے متعلق رنگین پوسٹر در پروگرام بڑی بڑی احمدی جماعتوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ ذمہ دار احباب جماعت جن کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔ براہ مہربانی اپنے شہر یا قصبہ کے نمایاں مقامات پر لگوا کر ممنون کریں۔ اور اپنے پاس نہ رکھ چھوڑیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تجارتی نمائش

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نمائش تاجرانہ ہوگی۔ جس کیلئے منتظم بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر کو مقرر کیا گیا ہے۔ احمدی تجار سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ نمائش کو گذشتہ سالوں سے بڑھ چڑھ کر کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ناظر امور عامہ قادیان

اعلان تعطیل

چونکہ ۱۶ دسمبر کو بوجہ عید الفطر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۱۸ دسمبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا اطلاعاً عرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
408

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ شوال ۱۳۵۵ھ

پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے والی مسلم سیاسی پارٹیاں

اتحاد پارٹی کے پروگرام کی کھلی برتری

آئندہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کی چار مختلف سیاسی پارٹیاں حصہ لے رہی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ اہم سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ ہردلعزیز پنجاب کے زمینداروں اور کاشتکاروں کی نمائندہ اتحاد پارٹی ہے۔ جس کی ہردلعزیزی اور فوقیت کی وجہ اس کا وہ اقتصادی پروگرام ہے۔ جو صوبہ کی اکثریت کی ضروریات اور اس کی بہبود کے پیش نظر اور صوبہ کی تمام اقتصادی مقتضیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے سر فضل حسین صاحب مرحوم ایسے مدبر اور سیاست دان نے مرتب کیا۔ مزید براں اس پارٹی کے سابقہ کارنامے بھی اس کی شہرت اور مقبولیت کا بہت بڑا سبب ہیں۔ اور اس امر سے اشد ترین مخالف بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ ۱۹۰۰ء کا قانون انتقال اراضی ۱۹۲۹ء کا قانون انضباط حسابات اور ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۶ء کے قوانین قرضہ اسی پارٹی کے ارکان کی مساعی کے رہین منت ہیں۔ یہ تو وہ قوانین ہیں جنہیں یہ پارٹی سرمایہ دار ہندوؤں کی انتہائی مخالفتوں کے باوجود پاس کرانے میں کامیاب ہوگئی۔ ان کے علاوہ اور بھی ایسے مسودات قانون ہیں جو اس پارٹی کے ارکان نے وقتاً فوقتاً کونسل میں پیش کئے۔ جن کے ذریعہ زمینوں کے مالیہ میں تخفیف کرانے مالگزاری کے نظام کو انکم ٹیکس کے اصول کے مطابق لانے اور مقروضوں کی موثر امداد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن وہ گورنمنٹ اور سرمایہ پرست ہندو ارکان کی مخالفت کی وجہ سے منظور نہ ہو سکے۔

غرض اتحاد پارٹی کے سابقہ کارنامے اور اس کا موجودہ سیاسی و اقتصادی پروگرام اسے صوبہ کی بہترین سیاسی پارٹی ثابت کرنے کا موجب ہوا ہے۔ اس پارٹی کے اعلےٰ ترین اقتصادی پروگرام اور اس کے سابقہ شاندار کارناموں کی وجہ سے چاہئیے تو یہ تھا۔ کہ مسلمان متفقہ طور پر اس کی تائید و حمایت کرتے۔ اور اس کے مقابلہ میں غیر مؤثر اور غیر مفید سیاسی پارٹیاں قائم کرنے سے محترز رہتے۔ لیکن بدقسمتی سے بعض خود غرض اور غیروں کے ہاتھ میں آلہ کار بننے والے متحد نہ ہو سکے۔ اور اس وقت مجلس اتحاد کے علاوہ مسلم لیگ بورڈ، مجلس اتحاد ملت اور احرار پارٹی انتخابات میں حصہ لے رہی ہے۔

مسلم لیگ بورڈ کا پروگرام اس کی آل انڈیا حیثیت کی شقوں کو چھوڑ کر کم و بیش وہی ہے جو اتحاد پارٹی کا ہے۔ لیکن یہی پارٹی زیادہ مخالفت کر رہی ہے۔ مجلس اتحاد ملت تحریک مسجد شہید گنج کی تخلیق ہے اس کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدوار مسجد شہید گنج کی واگذاری اور تحفظ مساجد کے پروگرام کو سامنے رکھ کر انتخابات کی مہم میں حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک مسجد شہید گنج کی واگذاری یا تحفظ مساجد کا تعلق آئین و قوانین سے ہے۔ اس سے نہ اتحاد پارٹی کے مسلم ارکان کو اور نہ مسلم لیگ کے ممبروں کو کوئی اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس لئے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اسمبلی کے تمام مسلم ارکان بحیثیت مسلمان اس مقصد کے حصول کے لئے متفق و متحد ہو کر کام کریں گے۔

رہ گئے احرار۔ ان کی پالیسی ابھی تک مشتبہ ہے۔ ان کا نہ کوئی اصل ہے اور نہ کوئی معین پروگرام۔ وہ حریت پسندی کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود پرلے درجہ کے رجعت پسند اور اغیار کے آلۂ کار ہیں۔ جس کا ثبوت ان کے سابقہ افعال اور موجودہ مسلک پیش کر رہا ہے۔ اس وقت بھی ان کی کوئی معین پالیسی نہیں۔ وہ رہ رہ کر کانگرس کی طرف جھکتے ہیں۔ کبھی سکھوں اور ہندوؤں کی خوشنودی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض جس طرف سے انہیں کسی مالی منفعت کی توقع ہوتی ہے ادھر ڈھک جاتے ہیں۔ اور یہ بات ان کے متعلق ابھی سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ ان سے مسلمانوں کو کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہئیے اگر کوئی احراری امیدوار کامیاب ہوگیا۔ تو اس کا رویہ ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اور غیر مسلموں کے حق میں ہوگا۔

غرض یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کا سیاسی پروگرام اور مسلک نہایت مضبوط، ٹھوس اور محکم ہے۔ اور اس سے صوبہ کے بہترین مفاد وابستہ ہیں ان حالات میں تمام ان ووٹروں کا، جو قوم اور ملک کی بہتری چاہتے ہیں فرض ہے کہ اپنے مفاد کی خاطر قوم کے مفاد کی خاطر اور ملک کے مفاد کی خاطر انہی امیدواروں کو ووٹ دیں جو اتحاد پارٹی کے مؤید ہوں۔ اور جہاں ایک سے زیادہ اتحاد پارٹی کے امیدوار ہوں وہاں سابقہ اسلامی اور قومی خدمات کو پیش نظر رکھ کر ووٹ دیا جائے۔

سر بارجور دلال سپیشل منسٹر ریاست کشمیر کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ سر بارجور دلال بیرسٹر آئی۔ سی۔ ایس (ریٹائرڈ) سپیشل وزیر جموں و کشمیر ۱۲ ر نومبر کو جموں میں فوت ہوگئے آپ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ انگریزی علاقہ میں ۳۵ سال ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۳۰ء میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے اور ایک سال کے بعد کشمیر کے چیف جسٹس اور جوڈیشل منسٹر کی حیثیت میں کام کرنے لگے ۱۹۳۴ء میں آپ پہلی کشمیر اسمبلی کے صدر مقرر ہوئے اور ۱۹۳۶ء کے نومبر میں فیڈریشن کے سپیشل منسٹر قرار پائے۔ آئندہ فروری میں آپ وزیر اعظم بننے والے تھے۔ سر موصوف فیڈریشن کے سلسلہ میں بیکانیر گئے ہوئے تھے۔ کہ واپس آتے ہی نمونیہ ہوگیا۔ اور اسی سے وفات پائی جماعت احمدیہ کے جن کارکنوں کو کشمیر کے معاملات کے متعلق ایک لمبا تجربہ ہو چکا ہے وہ اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ سر موصوف عدل و انصاف اور رعایا کی بہبودی اور بہتری کا خیال رکھنے میں ایک بہترین مثال تھے۔ اور آپ کی جدائی ایسی نہیں جو آپ سے واقفیت رکھنے والوں کے دلوں کو رنج اور صدمہ پہنچائے بغیر رہ سکے۔ آپ بہت بڑی اخلاقی جرأت کے مالک تھے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ ایک صاف دل اور صاف گو انسان تھے۔ جن لوگوں کو آپ سے واسطہ پڑا۔ وہ ہمیشہ آپ کے مداح رہے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ سر موصوف کی وفات سے ریاست کشمیر ایک بہترین کارکن کی خدمات سے محروم ہوگئی۔ اور ہماری دلی آرزو ہے۔ کہ ان کے جانشین ریاست کے لئے ان کے نعم البدل ثابت ہوں۔

اس صدمہ میں ہم لیڈی دلال اور دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضامین ذکر و فکر پر مختصر اور سرسری ریویو

یارب بآب چشم من ایں کِسل شاں بشو
کامروز تر شُد کشت ازیں درو بشترم

(اے میرے خدا)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

علاوہ اس ذکر و فکر کے جو میں ۱۹۳۴ء میں لکھا کرتا تھا۔ اس دفعہ بھی ستر کے قریب مضامین اس ہیڈنگ اور عشق و محبت کے ہیڈنگ کے ماتحت شائع ہو چکے ہیں۔ اور دونوں ہیڈنگ ضروری تھے کیونکہ راہ سلوک نہ صرف **معرفت** سے طے ہوتی ہے۔ نہ صرف **محبت** سے بلکہ دونوں سے مل کر۔ بلکہ ایک اور تیسری سیڑھی بھی درمیان میں ہے۔ اس کا نام ہے **خدمت**۔ جس کا دوسرا نام عبادت یا عبودیت یا عبدیت ہے۔ ان تینوں زینوں سے دُعا کا سہارا لے کر انسان ترقی کرتا ہے۔ تب وُہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

میں نے ہر دو نوع کے مضامین یعنی ذکر و فکر اور عشق و محبت لکھ کر ایک حصۂ جماعت کا ایک طرح سے اندازہ کر لیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس میں **خدمت** بہت ہے۔ **عشق و محبت** اس سے کچھ کم اور **معرفت** اس سے کچھ کم۔ گو یہ ایک طرح خوشی کی بات بھی ہے۔ کیونکہ آخری اور اصلی چیز **خدمتِ دین** ہے اور باقی دونوں چیزیں اس کی مددگار ہیں اگر کسی جماعت کو خدمتِ دین کی توفیق خدا تعالےٰ کی طرف سے عنایت ہو۔ تو یقیناً فخر بھی وُہ کرے بجا ہے۔ اور یقیناً بھی سجداتِ شکر بجا لائے۔ اس کے شایاں ہیں۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

مگر اس کے بعد یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ انسان کو کچھ خدمت پر فخر کر کے بیٹھ رہنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہر لائن میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ اور جو کچھ غلطیاں اور کمزوریاں ہوں۔ ان کو دور کرنا بھی لازمی ہے اسی لئے اب میں خود

ذکر و فکر پر ریویو

کرتا ہوں۔ اور بعض مضامین پر نہایت مختصر ریمارک دیتا جاتا ہوں۔ تا جن لوگوں نے کہیں کہیں اعتراض کئے ہیں۔ ان پر حقیقت واضح کر دوں۔ تا لوگ ظاہر اور باطن اور علم اور معرفت میں فرق کرنا معلوم کریں۔ تا میری غلطیاں بھی ظاہر ہوں۔ اور تا کہ لوگوں کو مزید عمل اور نیکی کی طرف توجہ ہو۔

۱۔ ہمارا موٹو۔ یعنی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

میں نے کوئی علمی یا ایمانی موٹو نہیں پیش کیا تھا۔ بلکہ صرف **عملی حصّہ** زندگی کا موٹو بیان کر کے اس پر تحریص دی تھی۔ مگر جماعت میں جو بحث مباحثہ اور علمی ریچول کا جوش ہے۔ وُہ یہاں بھی باہر نکلنے سے نہ رہ سکا۔ اور یہ بُری بات نہیں۔ بلکہ اچھی تھی۔ ہر شخص نے اپنی لیاقت کے مطابق لکھا۔ اور بہت اچھا لکھا۔ اور مجھے بھی معلوم ہو گیا۔ کہ اس سے بہتر موٹو کلمۂ شہادت ہے۔ جو کامل ہے۔ اور جو جان ہے اسلام کی۔ ایمان کی اور احسان کی۔

۲۔ اے لڑکو تم کس جماعت میں ہو

اس پر لوگوں نے یہی سمجھ لیا۔ کہ ہم لڑکے نہیں ہیں۔ نہ ہمارے اپنے کوئی لڑکے ایسے ہونگے۔ لہٰذا توجہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ تربیتِ اطفالِ جماعت کے لئے سب سے پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ کسی لڑکے کی فطرت تعمیری ہے یا تخریبی اور وُہ فطرتی طور پر گاندھی ہے یا **احمد**۔ تا کہ اس کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کیا جائے۔

۳۔ اسلامی اصطلاحات کے معنے بتائیے مثلاً توبہ تقوےٰ۔ توحید وغیرہ

اس امتحان کے لئے میں نے انعام بھی رکھا۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ چند نوجوانوں اور لڑکوں کے سوا یا ایسے بڑے آدمیوں کے سوا جن میں واقعی دین کا جذبہ تھا۔ عام طور پر کسی نے کوشش جواب کی نہ کی۔ حالانکہ صرف ان معانی کے سمجھنے اور ضبطِ تحریر میں لانے سے ایک عظیم الشان مقصد پورا ہوتا تھا۔ اور ایسی کوششیں کرنے سے بعض برکات اور بعض معانی آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ مکانوں کے نام

بھلا یہ بھی کوئی بحث مباحثہ کی بات تھی جبکہ وُہ الہامی سنت اور جماعت کی خصوصیت اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے طرزِ عمل سے ثابت ہو۔ ہمیں اگر کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ سنت اور خدا کی رضا کی راہ معلوم ہو جائے۔ تو اس پر عمل کرنا ہی بعض اوقات نجات کا باعث ہو جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم ہمیشہ اعلےٰ سے اعلےٰ نیکیاں ہی سوچا کریں۔ بلکہ نیک نیت اور اتباعِ سنت اصل چیز ہے خواہ وُہ نیکی بظاہر معمولی ہی نظر آتی ہو۔ اور ایک باریک بات یہ بھی ہے۔ کہ جس مکان کا جو نام دعا کر کے رکھا جائے۔ وُہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

۵۔ توبہ سے زیادہ سخت سزا اور کونسی ہو سکتی ہے (الفضل ۲۲ اگست)

کیا یہ قصہ صرف پڑھنے کے لئے اور چٹخارے لینے کے لئے تھا۔ یا کسی نے اسے پڑھ کر اپنے اعمال نامہ کو دیکھا۔ اور واقعی توبہ بھی کی ہے اپنے دلوں سے ہی پوچھو؟

۶۔ اردو زبان کو ترقی دینا ہمارا بھی فرض ہے (الفضل ۲۵ اگست)

الحمد للہ کہ اس پر کچھ عمل ہوا ہے۔ اور نہ صرف الفضل میں مضامین لکھنے پر احباب نے توجہ کی ہے۔ بلکہ خدام سلطان القلم کے نام سے بھی ایک مبارک انجمن ظہور میں آئی ہے۔ مگر ابھی اور ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ تمام جماعت کی بول چال زبان اُردو میں ہو جائے۔ اور قادیان اردو کا ایک مستند مرکز بن جائے جس طرح دہلی اور لکھنؤ۔

۷۔ مکان کی پیشانی پر کیا دعائیں یا کلمات لکھے جانے چاہئیں (الفضل ۲۸ اگست)

یہ کلمات اور دُعائیں اس لئے تھیں تا مکان بنانے کا اصل مقصد دلوں میں جاگزین ہو۔ سو جو احباب مکان بنا رہے ہیں۔ وُہ دیکھ لیں کہ آیا ان کی نیتیں اور ان کا مقصد ان کلمات کے مطابق ہے۔ یا نہیں۔ یا صرف دل خوش کرنے یا مکان کو زینت دینے کے لئے ایسے فقرات لکھے جاتے ہیں۔

۸۔ رفیق اور ربانی (الفضل ۲۹ اگست)

افسوس کہ یہاں آکر مجھے بہت رنج ہوا۔ صحابی تو وُہ احمدی اصحاب بھی کہلاتے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک دفعہ ایک منٹ کے لئے بھی دیکھ لیا۔ مگر **رفیق** سے مُراد وُہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے حضور کی جسمانی اور روحانی رفاقت اختیار کی۔ اور حضور کے رنگ میں بالکل رنگین ہو گئے۔ کیونکہ وُہی ہیں۔ جن کے لئے عجائب در عجائب نشان دکھانے کا وعدہ ہے۔ میں نے چاہا تھا۔ کہ ہمارے احباب یعنی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس درجہ کی طرف توجہ کریں اور اصحابہ سے درجہ آلہ و رفقائہ میں چڑھیں۔ مگر افسوس کہ بعض لفظی جھگڑوں میں پڑ گئے اور صحابہ سے ترقی کر کے رفیق بننے کا سختی سے انکار کرنے لگے۔ باقی **ربانی** کے لفظ پر خود مجھے ٹھوکر لگی۔ میں نے تمام جماعت کو ایسی حالت میں سمجھا۔ کہ وُہ سب کے سب ذکر و فکر (یعنی معرفت) اور عشق و محبت کے رموز کے سمجھنے کے قابل ہے۔ حالانکہ ایک حصہ اس کا ابھی بچوں کی طرح ہے۔ بلکہ ایسے بچوں کی طرح جن کی عمر دس سال کی ہو۔ اور ان کو سوائے الفاظ کے حقیقت پر عبور نہ ہو۔ پس رفیق کے لفظ کو نہیں۔ بلکہ ربّانی کے لفظ کو میں نے غلط سمجھا۔ اور اب اسی لئے ارادہ ہے۔ کہ آئندہ دینی مسائل اور سلسلہ کی حقیقت اور اس کی قربانیاں بطور سوال و جواب ان مضامین ذکر و فکر و عشق و محبت کی جگہ اخبار میں شائع کئے جائیں۔ جن سے ہمارے بچے اور آئندہ نسلیں اور بعض وُہ بڑے لوگ بھی جو بچوں کی طرح ہیں۔ فائدہ اٹھا سکیں۔

409
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمارے دوست ان باتوں کو خود سمجھیں۔ اور اپنے بچوں۔ بیوی کو سمجھائیں۔ اور اگر کوئی بات ان کے دس سالہ بچہ کو سمجھ میں نہ آئے۔ تو ہمیں مجھے لکھیں۔ تا آئندہ اس کو زیادہ واضح الفاظ میں بچوں کی سمجھ کے مطابق کر دیا جائے۔ اور پھر ان تمام مضامین کو یکجائی طور پر چھاپ دیا جائے۔ میں نے دیکھا کہ بعض لوگ میرے پاس آئے۔ اور معرفت کے مضامین پر انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ایک حرف بھی ان کا نہیں سمجھا۔ بعض احباب نے عشق و محبت کے متعلق لکھا۔ کہ یہ پاگلوں والے مضامین ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ عشق کا ذکر تو ہے۔ مگر اس کے حصول کے ذرائع کیوں نہیں بتاتے۔ حالانکہ اگر بین السطور پڑھتے۔ تو یہ سب باتیں حل ہو جاتیں۔ اور بعض لوگ راہِ سلوک یعنی تحریک جدید کے مطالبات کو پڑھ کر بھی راہِ سلوک سے بے خبر ہیں۔

۹۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ سے ناواقفی۔ (الفضل ۲۔ ستمبر)

کیا اسے پڑھ کر کوئی ایسا تغیر ہوا ہے کہ ہمارے ناواقف احباب نے حضورؑ کا تیار کردہ لٹریچر خریدا ہو۔ یا پڑھنا شروع کیا ہو؟ اپنے دل سے پوچھیں۔ اور اگر نہیں۔ تو ذکر و فکر یونہی گیا۔ کیونکہ یہی کتابیں ایک بڑا بھاری ذریعہ معرفت کے حصول کا ہیں اور کبھی معرفت حاصل نہیں ہوگی۔ جب تک حضور علیہ السلام کی اکثر کتابیں نہ پڑھ لوگے۔

۱۰۔ ایک موٹی بات۔ (الفضل ۲ ستمبر)

کیا میرے اہل پیغام دوستوں نے اس بات پر غور کیا؟ یا مبائعین احباب نے قطعی غبی لوگوں کی معیت زیادہ شوق اور زیادہ وفاداری کے ساتھ اختیار کی؟

۱۱۔ اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو (الفضل ۳ ستمبر)

یہ خصوصاً نوجوانوں کی طرف خطاب تھا کیا کسی شفیق ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ نے اسے ہمارے نوجوان بچوں تک پہنچایا۔ یا کسی ماں باپ نے اپنے نوخیز لڑکے کو ان مضرتوں سے آگاہ کیا۔ جو اپنی پاک قوتیں ضائع کرنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جو دنیا میں گھومنا۔ اور گوشت خور اور آرام طلب مسلمان قوم میں خصوصاً موجود ہیں۔ اور جن کی وجہ سے آئندہ نسلوں کا خدا ہی حافظ ہو یا صرف مضمون پڑھ کر جزاک اللہ کہدیا۔ جب تک ہماری آئندہ نسلیں نہایت مضبوط نہ ہوں گی۔ تب تک مغرب کے تمدن اور مشرق کی جہالت کی کیونکر اصلاح کر سکیں گی۔

۱۲۔ وُہ دن۔ (الفضل ۴ ستمبر)

یہ عشق و محبت کا ہی ایک باب تھا۔ مگر کیا کسی نے غور کیا۔ کہ یہ مبارک دن ہم کو بھی نصیب ہو چکا ہے۔ اور اگر نہیں۔ تو کیا یہ اس قابل نہیں۔ کہ ہم اس کو اپنے پر وارد کریں۔ اور اپنے خدا سے ایسے اقرار کریں تاکہ ہماری عاقبت محمود ہو۔ بہت سے لوگوں نے مجھے عشق و محبت کے لئے بے تابانہ خطوط لکھے ہیں۔ مگر کیا اس دروازہ میں سے بھی کسی نے گزرنے کی کوشش کی ہے۔ یا ارادہ کیا ہے۔ یا قدم اٹھایا ہے!!! کیونکہ بغیر ایاک نعبد کہنے کے آسمانی مدد نازل نہیں ہوتی۔ پس اس مضمون کو سامنے رکھو اور پڑھو۔ اور ساتھ ساتھ دعا کرو۔ اور اسی کو دعوے کے رنگ میں بارگاہ الوہیت میں پیش کرو اگر حوصلہ ہے۔ ورنہ دُوسرا راستہ "ابتدائے عشق" والے مضمون کا ہے۔ یعنی ابتدائی تنہائی۔ تہجد۔ مطالعہ کلام الٰہی تبلیغ سلسلہ محض رضائے الٰہی کی خاطر۔ اسلام پر سے اعتراض دفع کرنا۔ غور و فکر بر صفاتِ الٰہی۔ دُعا۔ اور نبی اور خلیفہ سے تعلق وغیرہ وغیرہ اختیار کرو۔ مگر پھر بھی جدائی ہوگی اور جب تک "وُہ دن" نہ آئے گا تب تک راستہ رُکا رہے گا۔ اور جب تک پُوری قربانیاں پیش نہ کرو گے وصل سے محروم رہو گے۔

۱۳۔ قادیان کی وسعت اور احمدی ساکنین قادیان (الفضل ۵ ستمبر)

اگر اس مضمون پر ہی کوئی غور کرے۔ اور یہ بات اس کی سمجھ میں آ جائے۔ کہ ہمارا سارا رزق مائدہ من السماء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات کے طفیل ہے اور ہمارے سارے مکانات میں سے ایک بھی ہمارا نہیں ہے۔ بلکہ وسعِ مکانک کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ اور ہماری کمائی کچھ بھی نہیں۔ صرف لنگر کے فرشتے والی نان کا جلوہ ہم پر ہو رہا ہے۔ تو کبھی سلسلہ کی خدمات میں سُست نہ رہتا۔ اور کبھی کوئی شخص منافق نہ ہوتا۔

کیا یہ مضمون پڑھ کر کسی دوست نے ریویو (سلام نمبر ۷) لیا۔ اگر لیا۔ تو بہت مبارک ہے وُہ۔

۱۴۔ اسلامی اصطلاحوں کے انعام کا اعلان۔ (الفضل ۷ ستمبر)

اس میں جن لوگوں کو انعام لینا چاہئے تھا۔ وُہ مجھے نظر نہیں آئے۔ مگر خیر مستحق کو انعام مل بھی گیا۔ پھر کیا کسی نے ان معانی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش بھی کی۔ یا صرف علمی بحث تک اسے مخصوص رکھ کر واہ واہ کہدیا۔ یا کچھ نقص نکال دیئے۔ اور پھر اخبار کا پرچہ تہ کر کے رکھ دیا۔

۱۵۔ تجلیاتِ طور (الفضل ۸ ستمبر)

ایک دوست فرمانے لگے۔ کہ آپ نے خوب ناٹک یا ڈرامہ لکھا۔ دوسرے صاحب فرمانے لگے۔ اس قسم کی تحریریں دین کے ساتھ تمسخر ہیں۔ اور بند کرنی چاہئیں میں واقعی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اگر ناٹک کے طور پر یا زمانہ حال کے لٹریچر کی نقل میں یہ مضمون لکھا جاتا۔ تو اسی سزا کے قابل تھا مگر!۔!۔!۔ ناواقفوں کو کون بتائے؟ کم از کم اس میں جو صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون تھا۔ اسی سے فائدہ اٹھاتے۔ بلکہ بعض نے انکار کیا۔ اور کہا گیا مسیح موعود کیونکر جبل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر تجلی کیا چیز ہوتی ہے۔ اور فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا۔ نعوذ باللہ ان پر کس طرح صادق آ سکتا ہے! حالانکہ یہی تو باتیں غور کرنے کے لائق تھیں۔ اور یہی تو وُہ نظارے ہیں۔ جو حجاب نفسانی کے اُٹھنے کے بعد ہر انسان خود دیکھ سکتا ہے۔

۱۶۔ بہت سے سمجھدار انسانوں کو ہدایت کیوں نہیں حاصل ہوتی (الفضل ۱۰ ستمبر)

اس کو بجائے غیروں کے اپنے پر لگانا چاہئے تھا۔ کیونکہ ساری ہدایت وُہ نہیں جو ہم کو حاصل ہو گئی ہے۔ بلکہ ہدایت کا راستہ لا انتہا ہے اور ہم ہر وقت ہدایت کے محتاج ہیں۔ اور ابتداءً میں ہر جگہ اور ہر مقام پر ہدایت کا فیضان بند ہو سکتا ہے۔ بسبب بداعمالیوں کے یا غلطیوں اور سستیوں کے۔ پس ساری بُری باتیں لوگوں کے لئے ہی نہ رکھو۔ بلکہ خود بھی گمراہی اور ضلالت سے ڈرتے رہو۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضآلین۔ آمین۔

۱۷۔ کتبہ مزار مسیح موعودؑ (الفضل ۱۵ ستمبر)

یہ فرض جماعت کا بھی انشاء اللہ کسی وقت پورا ہو جائے گا۔ مگر اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہم یعنی ساری جماعت بھی تو ان کا سنگِ مزار ہیں۔ اور ہم کو وُہ باتیں اپنے وجود سے ظاہر کرنی چاہئیں۔ جو آپ کے کتبہ مزار پر لکھی ہیں۔ ورنہ ہم انکی جماعت کس طرح کہلا سکیں گے۔ اگر ان کا رنگ ہی نہ دکھایا۔ اور ان کی تعریف ہی دُنیا کے سامنے ظاہر نہ کی۔ سو اس کتبہ کے الفاظ کو اپنے مدنظر رکھو۔ اور ان کا کام اور ان کی تعریف ان کا ظل بن کر کرو تاکہ تم خود ان کا سنگِ مزار یعنی یادگار بننے کی قبولیت پاؤ۔

۱۸۔ فیرینی اور فالودہ (الفضل ۱۶ ستمبر)

اس پر بھی لے دے ہُوئی ہے۔ حالانکہ اصل مطلب روحانی فیرینی اور فالودہ سے تھا۔ مگر بعض لوگ صرف جسمانی چیز کی طرف چلے گئے۔ دُنیا میں روحانی چیز کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا ایک جسم بھی قائم کیا جائے جس طرح یہ جسمانی منارہ اصلی اور حقیقی یعنی روحانی منارہ کی یاددہانی کے لئے قادیان میں تعمیر کیا گیا ہے۔ یا کعبہ دُنیا میں خدا کا قائم مقام ہے۔ ورنہ روحانی منارہ کبھی قائم نہ ہو سکتا۔ اور نہ قبلہ۔

پس مطلب تو یہ تھا۔ کہ جب ہم گاہے بگاہے فیرینی اور فالودہ کو اپنے دسترخوان پر لاتے رہیں گے۔ تو ضرور ہمارے دل ہم کو روحانی فیرینی اور فالودہ کی طرف بھی توجہ دلاتے رہیں گے۔ کہ اے اللہ ہم کو اپنی محبت اور معرفت اور کلام سے بھی اسی طرح بہرہ ور فرما جس طرح تو نے ہمیں یہ ظاہری فیرینی اور فالودہ دیا ہے۔ اور یاد رکھو۔ کہ جب تک تم ان دونوں غذاؤں کو اپنا قومی شعار نہیں بناؤ گے۔ تب تک قومی طور سے تم پر ان روحانی امور کی بھی بکثرت بارش نازل نہیں ہوگی۔ پس چاہو۔ تو قبول کر لو۔ اور رویائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے قدری نہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۔ تلکہ اور کنواں (الفضل ۱۸ ستمبر)

اس مضمون میں علم و معرفت کا ذکر تھا۔ اور تلکہ کے مستریوں کو بُرا ماننے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اور یوں بھی خدا نے وہ تین مستری تلکہ کی مرمت کرنے والے اب بھیج دیئے ہیں۔ کنواں علم کی مثال ہے اس میں سے ہر شخص فیضیاب ہو سکتا ہے اور وہ پبلک چیز ہے۔ مگر تلکہ جو اس سے بہت گہرا اور پرائیوٹ گھر کے اندر زمین میں ستر فٹ عمیق لگا ہوتا ہے۔ اور نہایت مصفےٰ پانی دیتا ہے۔ وہ **معرفت** ہے۔ اور تلکہ والی انفرادی معرفت ہے۔ یعنی ایک آدمی اپنی کوشش اور محنت سے وہ مصفےٰ پانی نکال سکتا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر کنوئیں کو بذریعہ محکمہ سرکاری اور زیادہ بورنگ (Boring) کرائے اور اس میں بجلی کا انجن لگا کر پانی لینا **طوفانِ معرفت** ہے۔ جو خاص موہبت الٰہی سے عنائت ہوتی ہے۔ اور جیسے حضرت خلیفۃ المسیح علیہا السلام کے دارالحمد میں موجود ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ؏

۲۰۔ مسجد مبارک مسجد اقصےٰ ہے (الفضل ۱۹ ستمبر)

سب سے زیادہ اس مضمون پر لوگ چیخ اُٹھے۔ حالانکہ بات زیادہ مشکل نہ تھی۔ مگر اعتراض یہاں تک بلند ہوئے۔ کہ میر صاحب کو اپنے مرنے سے پہلے اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا چاہیئے۔ سو آج وہ اعتراف میں کرتا ہوں مگر وہ بھی کریں میرا اعتراف تو یہ ہے کہ اس مضمون کے ہیڈنگ پر غلطی سے میں نے یہ لکھ دیا۔ کہ **مسجد مبارک ہی مسیح موعود کی مسجد اقصےٰ ہے**۔ حالانکہ یہ لکھنا چاہیئے تھا کہ **مسجد مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد اقصےٰ ہے**۔ اب احباب کی خدمت میں نہائت مختصر طور پر اس مسئلہ کی اصلیت لکھتا ہوں۔

(الف) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیر معراج **مسجد حرام** سے شروع ہوئی ؏

(ب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی **مکانی مسجد اقصےٰ** وہ ہے جو شام کے ملک میں دمشق کے اندر موجود ہے۔ اور جسے مسجد سلیمان یا بیت المقدس کہتے ہیں۔

(ج) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی **زمانی مسجد اقصےٰ** یہ مسجد مبارک ہے جو قادیان میں ہے

اب حضرت مسیح موعودؑ کی سیر معراج بھی دیکھ لیں

(الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیر معراج **مسجد مبارک** سے شروع ہوئی۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **مکانی مسجد اقصےٰ** یہ **منارہ والی مسجد** ہے اور اس لئے یہ حضرت مسیح موعودؑ کی مسجد اقصےٰ کہلانے کی مستحق ہے۔

(ج) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **زمانی مسجد اقصےٰ** وہ مسجد فضل ہے جو لنڈن میں بنی ہے۔ اور جس پر محمود کا نام لکھا ہوا ہے۔ اور جہاں سے یورپ مسلمان ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اگرچہ جب مطلع الشمس میں مسجد بنے گی تو وہ بھی دُوسری زمانی مسجد اقصےٰ حضور ذوالقرنین کی ہوگی اہل شرق کے لئے

غرض یہ وُہ نکتہ ہے جسے سمجھ لینا چاہیئے اور یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ بہرحال مسجد مبارک منارہ والی مسجد پر فضیلت رکھتی ہے۔ کیونکہ وُہ دو کمالات کا مجموعہ ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وُہ مسجد اقصےٰ زمانی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وُہ ظلی مسجد حرام ہے۔ اس لئے اس میں محمدی اور احمدی ہر دو برکات جمع ہیں۔ اور اس لئے وُہ مُبارک اور مُبارک دونوں ناموں سے نامزد ہوئی

۲۱۔ لاٹھی یا تلوار۔ (الفضل ۲۰ ستمبر)

اس سے مراد یہ تھی کہ آپ پرانی طرح کے دلائل کے ساتھ ساتھ نئے اور مضبوط دلائل اور زبانی تقریروں کے علاوہ لوہے کے قلم کی تحریروں پر زیادہ زور دیں حضور علیہ السلام کے سلطان القلم ہونے کا رنگ بھی دنیا پر ظاہر کریں سیف کا کام آہنی قلم سے چلا کر دکھائیں۔ اور انجمن ہائے خدام سلطان القلم اور خدام الاسلام کی طرح کی اور انجمنیں قائم کریں ؏

۲۲۔ ناز و نیاز۔ (الفضل ۲۲ ستمبر)

یہ دراصل عشق و محبت کا حصہ ہے نہ کہ ذکر و فکر کا۔

۲۳۔ صدقہ کا بکرا۔ (الفضل ۲۳ ستمبر)

اس سے مراد صرف یہ تھی۔ کہ یورپ اور ہندوؤں کے اعتراضات سے ڈر کر قربانیوں کو نہ چھوڑو۔ نیز یہ کہ جانی قربانیاں دینے کا وقت آ گیا ہے علاوہ مالی قربانیوں کے اس کی طرف توجہ کرو۔ اور تحریکِ جدید کی جانی قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور ہر شخص جماعت کا آئندہ سے اپنے تئیں قربانی کا بکرا سمجھے۔ اسی طرح جس طرح مبلغین ہنگری یا سپین یا دیگر مجاہدوں نے اپنے تئیں سمجھا۔

۲۴۔ ڈاکٹر امبید کار سے اپیل

(الفضل ۲۴ ستمبر)

ڈاکٹر امبید کار تو ظاہری مخاطب ہیں۔ دراصل مخاطب غیر مبائع اصحاب ہیں۔ جو جماعت سے الگ ہو کر اور اچھوت بن کر اور سامری کے تابع ہو کر مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر وُہ اس مضمون کو اپنے پر چسپاں کریں گے۔ تو اُن پر ساری حقیقت کھل جائے گی۔ کہ کس طرح سامری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ایک حصہ کو لے کر اور فرعونیوں کے مال و دولت یعنی غیروں کے چندوں سے اسے ملا کر ایک بچھڑا تیار کیا ہے۔ جس کی مکروہ آواز پر یہ لوگ فدا ہو رہے ہیں۔ اور اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ اور مثیل موسےٰ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح تعلیم کو ترک کر رہے ہیں۔

۲۵ چائے کی پیالی میں مکھی (الفضل ۲۵ ستمبر)

مکھی کو ذُباب کہتے ہیں اور منافق بھی ذُباب ہوتا ہے۔ یعنی متذبذب اور مذبذب اور مذبذبین بین ذالک۔ اس کی خاصیت مکھی کی طرح ہوتی ہے کہ جماعت میں بھی ہوتا ہے۔ اور ایک پر اپنا اونچا اور خشک بھی رکھتا ہے۔ پس اس کا علاج یہی ہے کہ اسے پورا ڈبو دیا جائے۔ جماعت کے اندر اور کوئی پر اس کا خشک نہ رہے۔ اور اس طرح اس کا نفاق دُور کیا جائے۔ یا پھر وُہ چائے ہی پھینک دی جائے یعنی جو کمزور لوگ اسے اپنے اندر سے نہیں نکالتے۔ یا مسلمان کر کے جماعت کے اندر نہیں ملا لیتے۔ خود ان سے ہی مقاطعہ کیا جائے۔ جب تک وُہ راہ راست پر نہ آ جائیں۔ اور اس منافق کے پیچھے اتنا نہ پڑا جائے کہ ہم مکھی چوس کہلائیں۔ بلکہ زیادہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنی علیحدگی ایسے لوگوں سے کر لیں اور مقاطعہ اختیار کریں

۲۶۔ تقوےٰ کی باریک راہیں اور تحریکِ جدید کا پہلا مطالبہ

یہ علمی مضمون تھے اور اس قابل تھے۔ کہ راہ سلوک کے شائق ان کو حفظ کر لیتے کیونکہ یہ پہلی سیڑھی تھے اوپر چڑھنے کے لئے۔ سو جس نے عمل شروع کیا ان پر اور یاد کیا ان کی تفاصیل کو اس پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

۲۷۔ لڑکی کے بعد لڑکا (الفضل ۱۳ اکتوبر)

اس مضمون کا بطن بہت زیادہ باریک ہے اور ابھی اس پر بحث کرنے کا موقعہ نہیں ہے

۲۸۔ بائیں طرف چلو۔ (الفضل ۱۴ اکتوبر)

اس میں نہ صرف ظاہری تربیت جماعت کی تھی۔ بلکہ باطنی بھی کہ لوگ راہِ سلوک یعنی روحانی زندگی کو اس طرح باقاعدہ اور باترتیب طے کریں۔ کہ آپس میں ٹکرائیں نہیں۔ جھگڑے اور مناقشے سب چھوڑ دیں۔ سب قصور دوسروں کے معاف کریں۔ مسابقت کریں نیکی میں تو جائز طریقہ سے کریں۔ اور تنظیم جماعت پر حرف نہ آنے دیں۔ اور یہ کیفیت جبھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جب ہر وقت ظاہری احکام سبیل کی پابندی کریں گے۔ ورنہ وہ شخص جو روزانہ جسمانی راستہ غلط طور پر چلتا ہے۔ اسے کہاں توفیق مل سکتی ہے۔ کہ باطنی راستہ صحیح طور پر چل سکے۔

۲۹۔ نگر اور نماز (الفضل ۹ اکتوبر)

اس میں صرف مقصود یہ تھا کہ اب زمانہ آ گیا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو بعض حالات کے ماتحت جماعت کی حالت بہتر کرنے کے لئے اور ان کو بعض باتوں کا علم دینے کے لئے قدرے اپنا ستر کھولنا پڑے گا۔ سو ان پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وُہ مجبور ہیں اور آپ ہی اپنے ننگے ہونے کی شرمندگی سے مرے جاتے ہیں۔ پھر انکو بار بار یہ کہنا کہ ایسی باتوں کا اظہار نامناسب اور ناجائز ہے یا تکبر ہے یا ریاء ہے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ان کے لئے دُعا کرو کہ خدا تمہارے اور ان کے دوتوں کے "پردے ڈھکے رکھے" اور جماعت میں خود بخود وہ ایمان اور ترقی کی طرف مسابقت پیدا ہو کہ جماعتی ضروریات کے لئے کسی کو اپنا ستر ظاہر نہ کرنا پڑے ؏

410

اس کے بعد کے مضامین میں چونکہ ذکر و فکر سے عشق و محبت کی طرف قلم کا رُخ پھر گیا۔ اور باطن سے ظاہر کی طرف اور عقل سے جذبات کی طرف۔ اس لئے اس مضمون کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ لیکن یہ بتا دیتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو لکھا ہے کہ آپ نے ہمارے جذبات تو بھڑکا دئے ہیں۔ مگر کوئی ترکیب حصول عشق و محبت کی نہیں بتائی ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ ترکیبیں نظر نہیں آتیں تو شائد کچھ تھوڑی سی معرفت کی کمی ہے۔ ورنہ صرف ایک ہی مضمون یعنی "ابتدائے عشق" میں ہی بہت سی عملی ترکیبیں لکھی ہیں۔ اگر کوئی غور سے کام لے۔ اور تحریک جدید کے مطالبات تو تمہارے سامنے ہی پڑے ہیں مگر خیر تفصیل بعض عملی باتوں کی کبھی آئندہ آئیگی۔ انشاء اللہ

ایک نیا سلسلہ مضامین

اتنے دن تقوے یا ترکِ دنیا کی مشق کریں۔ اس وقت تو صرف یہ لکھنا ضروری ہے کہ خدا چاہے تو رمضان شریف کے بعد جلسہ تک کچھ آرام کرکے بشرط زندگی و صحت و بشرط توفیق الہٰی (کیونکہ میں پھر زیادہ بیمار ہو گیا ہوں) بچوں نو آموزوں۔ کمزوروں اور ناواقفوں کے لئے بطور سوال و جواب کے ایک نیا سلسلہ مضامین لکھنے کی کوشش کروں گا۔ جس سے نہ صرف ہمارے اپنے بورڈر ہی بلکہ دوسرے طلبا اور شائقین بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ مگر ابھی تک ان کا کوئی عمدہ ڈھانچہ میرے ذہن میں نہیں آیا۔ سو آپ لوگ بھی دعاء فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس معاملہ میں سیدھے راستہ پر چلادے۔ اور کامیاب کرے۔ اور مجھے اور سب پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچائے۔ اور مجھے بستر مرض سے اٹھائے۔ اور میری بیوقوفی یا میری لاعلمی میری یا کسی اور کی ٹھوکر کا موجب نہ ہو۔ آمین۔ کیونکہ بڑوں کا سمجھانا اتنا مشکل نہیں جتنا دس بارہ سال کے بچہ کا۔ کیونکہ اس کی زبان اس کی ڈکشنری اور اس کے خیالات محدود ہونے کی وجہ سے دین کی باتوں کو بڑی مشکل سے پکڑتے ہیں۔ اور اس کے لئے تنزل کرکے جسمانیات کے رنگ میں روحانیات کو لانا پڑتا ہے۔ اور خدا اور فرشتوں تک کو جسمانی بنانا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ کچھ سمجھ سکیں۔ اور اس نئے سلسلہ مضامین کا ہیڈنگ "شفقت و خدمت" ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور شائد بیچ بیچ میں کبھی کبھی ذکر و فکر اور عشق و محبت کا چرچا بھی ہوتا رہیگا۔

وباللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ محمدٍ و علیٰ آلِ محمد

یہاں ختم ہوا باب دوم "مذہب عشق" کا جس میں یہ یہ فصول تھیں:۔

ترک دنیا نمبر ۱	الفضل	۱۷-۱۱-۳۶
ترک دنیا نمبر ۲	"	۱۹-۱۱-۳۶
تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات	"	۲۴-۱۱-۳۶
عشق کہاں سے آیا	"	۸-۱۲-۳۶
عشق مجازی	"	۱۱-۱۲-۳۶

(اور اس کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جتنے مضمون ہیں۔)

قبض اور بسط	الفضل	۱۵-۱۲-۳۶
ذکر و فکر پر ریویو	"	۱۷-۱۲-۳۶

"الفضل" کے ایک انگریز نو مُسلم قدردان کا خط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے نو مسلم بھائی جناب مبارک احمد صاحب فیولنگ آف لنڈن جو اخلاص اور تقوے میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اور جنہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ الفت اور وابستگی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء علیہم السلام سے نہایت مخلصانہ عقیدت ہے۔ ہمارے نام ایک خط لکھتے ہیں۔ جس میں انہوں نے "الفضل" کے چندہ کے بقایا کے متعلق معذرت کرتے ہوئے اُسے جلد سے جلد بھیجنے کے متعلق بقایا کی رقم دریافت فرمائی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں "الفضل" کے مطالعہ کا بے حد شوق ہے۔ اور وہ سلسلہ کے حالات سے واقف رہنے کے متعلق بہت بڑی تڑپ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس نو مسلم بھائی کو اخلاص اور تقوے میں ترقی دے۔ اور اپنے خاص افضال اور عنایات ان پر نچھاور کرے۔ ناظرین کرام کی دلچسپی کے لئے خط مذکور کا عکس مع ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

MUBARAK AHMAD
Fuelling
12 High St
E Inaw.s
London
England

Dear Sir

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Let me know how much more I owe you. I will send that balance by next air-mail after intimation. ~~There is no excuse~~ for not paying you. With many sincere apologies

Yrs faithfully
Fuelling

ترجمہ:۔ مجیبی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اطلاع دیں۔ کہ کتنی اور رقم میرے ذمہ ہے۔ میں آپ کی طرف سے اطلاع پانے پر بقایا اگلی ہوائی ڈاک میں روانہ کر دوں گا۔ میرے پاس بقایا نہ ادا کرنے کے متعلق کوئی عذر نہیں۔ میں صمیم قلب سے اس غلطی کی معذرت چاہتا ہوں۔ نیازمند فیولنگ

وہ اردو دان اصحاب جو الفضل کی خریداری سے محروم ہیں۔ غور فرمائیں۔ کہ ایک نو مسلم انگریز کی مثال

دنیا بھر کی مفرد ادویات میں سے **ست سلاجیت** کیلئے دواخانہ "قیمتِ حیات" قادیان کا پتہ نوٹ کرلیں نقلی ثابت کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام ... مسلمہ اکسیر یعنی اصلی آفتابی ... رفاہ عام قیمتولہ عہر

کیا غیر مبایعین احمدیت کی امتیازی خصوصیات کے حامل ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام صلح کی ایک قریبی اشاعت میں "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی بعض امتیازی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ لیکن کمال یہ ہے کہ ان خصوصیات میں سے بعض ایسی ہیں۔ جو غیر مبایعین میں پائی ہی نہیں جاتیں۔ بلکہ ان خصوصیات سے انہیں غیر احمدیوں کی طرح ہی بُعد ہے۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں۔

"عام طور پر سوال کیا جاتا ہے کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ بعض غیر احمدی حضرات غصہ میں آکر کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی احمدی ہیں۔ ہمیں غیر احمدی کہنا ظلم ہے۔"

اصل میں ایسے غیر احمدی جو غیر مبایعین کو احمدی سمجھ کر یہ کہہ دیں کہ "ہمیں غیر احمدی کہنا ظلم ہے"۔ ان کا غصہ میں آنا سراسر ناروا اور نا واجب ہے۔ انہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ یہ احمدی کہلانے والے غیر مبایعین بھی اپنے عقائد میں ان سے متفق و متحد ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آج غیر مبایع اپنے اکثر عقائد کو پس پشت ڈال کر علانیہ غیر احمدی عقائد کی تبلیغ و تائید میں روز و شب مشغول و مصروف ہیں۔

وفات مسیح کے ذکر کے بعد مضمون نگار صاحب رقم پرداز ہیں۔

دوسری خصوصیت اس جماعت کی یہ ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کو زندہ خدا یقین کرتی ہے۔ ہندو مذہب کے خدا نے تو ابتدا ء پیدائش نسل انسانی میں کچھ عرصہ کلام کیا۔ بعد میں ایسا خاموش ہوا۔ کہ آج تک کسی ہندو کو تاب نہیں کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ ہمارا پرمیشر بھی کلام کرتا ہے یا کر سکتا ہے۔ یہودیوں کا خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خاموش ہو گیا۔ عیسائیوں کا خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صفت تکلم سے مستغنی ہو گیا صرف ایک مذہب اسلام ہے جو اپنے پیروؤں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تمہارا خدا زندہ خدا ہے وہ پکارنے والے کو جواب دیتا ہے جو اس کا متلاشی ہو۔ وہ اس کو پا سکتا ہے اس کے ساتھ کلام کر سکتا ہے۔ ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ایک وقت اسلام کے متبعین پر ایسا آیا کہ وہ دیگر تمام مذاہب کے اس عقیدہ سے ملبوس ہو کر اپنی اصلی تعلیم کو بھول گئے اور ان کے دل میں یہ بات جاگزین ہو گئی کہ اب کسی قسم کے الہام وحی کا دروازہ کھلا نہیں"۔

لکھنے کو تو وہ لکھ گئے۔ مگر کیا وہ اور دوسرے تمام غیر مبایعین اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر اور اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس خصوصیت کے حامل بھی ہیں؟ کیا وہ یقین رکھتے ہیں کہ خدائے قدوس جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اسی طرح آج بھی کلام کر سکتا ہے؟ اور کیا وہ یہ نہیں مانتے کہ جس طرح خدا پہلے انبیاء و رسل سے مخاطب ہوتا تھا۔ آج اس قسم کی صفت تکلم سے "مستغنی" ہو گیا ہے اور اب کسی پر وحی نبوت و رسالت نازل نہیں ہو سکتی؟ غیر مبایعین دل سے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا نے ... کے دروازہ کو بکلی مسدود کر کے اس قسم کے تکلم سے بالکل بے نیاز ہو چکا ہے۔

سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ وہ خوبی جو تمام خوبیوں کی جان اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ہے اس کو بالکل نسیاً منسیاً کر دیا گیا ہے جماعت احمدیہ کی بنیاد کیوں رکھی گئی؟ اس لئے کہ اس کے افراد حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے۔ اور آپ کے متبعین میں سے ہوئے۔ پس سلسلہ احمدیہ کا قیام متبعین مسیح موعود اور غیر متبعین میں فرق اور امتیاز قائم کرنے کے لئے تھا۔ لہذا جماعت احمدیہ کی تمام خصوصیات کی روح اور تمام صفات کی جڑ یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود یقین کرتی ہے اور آپ کو ان انعامات کا وارث سمجھتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے "افراد امت محمدیہ" میں سے "بعض" کے لئے مخصوص فرمائے لیکن کتنی قابل افسوس اور حیرت ناک بات ہے کہ غیر مبایع اس عظیم ترین خصوصیت کو غیر احمدیوں کے سامنے پیش کرنے سے نہ صرف ہچکچاتے اور شرم محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ بالکل ہی نظر انداز کر رہے ہیں۔ کیا اس کی یہی وجہ نہیں کہ وہ دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "تمام دعاوی" پر ایمان نہیں رکھتے اور "نؤمن ببعض و نکفر ببعض" کے ماتحت روز بروز تعلیم احمدیت کے مغز سے دور جا رہے ہیں۔؟

جی چرانا راستی سے کیا یہ دیں کا کام ہے؟
کیا یہی ہے زہد و تقویٰ۔ کیا یہی راہ خیار؟

خاکسار:۔ خلیل احمد ناصر۔ بی اے سیالکوٹی

پروگرام جلسہ مبلغین ۲۴، ۲۵ اور ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

پہلا اجلاس ۲۴ دسمبر زیر صدارت جناب سید زین العابدین شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت

بوقت صبح ۹½ سے ۱۲½ تک

مضامین	نام مقررین	وقت
(۱) خصوصیات اسلام	حافظ محمد رمضان صاحب	½ گھنٹہ
(۲) جنت و دوزخ کی حقیقت	مولوی غلام احمد صاحب فرخ	"
(۳) نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	ملک رحمت اللہ صاحب	"
(۴) آخری زمانہ کے متعلق کتب مقدسہ کی پیشگوئیاں	خاکسار غلام احمد ارشد	"
(۵) مسیح اور مہدی	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر	"
(۶) خلافت سے وابستگی	جناب ابو العطاء صاحب مبلغ بلاد عربیہ	"

دوسرا اجلاس ۲۵ دسمبر زیر صدارت مولانا ابو العطاء صاحب مبلغ بلاد عربیہ

بوقت صبح ۹½ سے ۱۱½ تک

پہلا اجلاس

مضامین	نام مقررین	وقت
(۱) کارنامہائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مولوی محمد احمد صاحب	½ گھنٹہ
(۲) ضرورت الہام	حافظ محمد رمضان صاحب	"
(۳) اسلام کی ترقی کے ذرائع	مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل	"
(۴) سوشلزم اور اسلام	مولانا محمد یار صاحب عارف	"

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوت و تبلیغ

بوقت شام ۷½ سے ۹ تک

مضامین	نام مقررین	وقت
(۱) حقیقت جہاد	ملک رحمت اللہ صاحب	½ گھنٹہ
(۲) دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر	"
(۳) ذکر حبیب	جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب	"

تیسرا اجلاس ۳۰ دسمبر بروز بدھ زیر صدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب

بوقت صبح ۹½ سے ۱۲½ تک

فیضِ عام شربت فولاد
یہ شربت عورتوں ... کے لئے اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفی خون ہے۔ بڑھاپے پر شباب لانا۔ چہرہ کے داغ ہٹانا۔ رنگت کو نکھارنا اور وزن کو بڑھانا ... تو اس کے فوائد یقینی ہیں۔ لیکن علاوہ مفید اثر جو عورتوں کے جملہ امراض خصوصی پر ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضرب المثل ہو گیا ہے حیض کی کمی بیشی۔ پیڑو کی درد ... استقاط حمل کا ہونا۔ اور ہسٹیریا یعنی اختناق الرحم وغیرہ کے لئے تیر بہدف ثابت ہو چکا ہے ... پچاس خوراک صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔
ملنے کا پتہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

411

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا اجلاس

۱- احمدی اور غیر احمدی میں فرق	مولوی عبدالرحیم صاحب عارف	½ گھنٹہ
۲- قرآن مجید کا اسلوب بیان	مولوی غلام احمد صاحب فرخ	"
۳- خدا کے انبیاء پر بائیبل کے ناپاک الزامات اور قرآن سے ان کی تردید	خاکسار غلام احمد ارشد	"
۴- ثبوت قیامت یا بعث بعد الموت	مولوی عبد المالک خان صاحب	"
۵- اسلامی مجالس	مولوی عبد المنان صاحب عمر	"
۶- قیام امن کے لئے اسلامی اصول	جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے ایل ایل بی وکیل گجرات	"

دوسرا اجلاس

۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء بروز بدھ زیر صدارت جناب چوہدری ابو الہاشم خان صاحب بوقت شام ½۷ سے ۹ تک

۱- ضرورت قرآن	سید اعجاز احمد صاحب	
۲- زندگی اور اس کا مقصد	جناب الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر	"
۳- ذکر حبیب	حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن	"

خاکسار:۔ غلام احمد ارشد سکرٹری جامعہ احمدیہ۔ قادیان

ارکان مجلس انصار سلطان القلم کو اطلاع

مجلس عاملہ انصار "سلطان القلم" کے اجلاس منعقدہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں قرار پایا ہے کہ ارکان مجلس کی طرف سے آئندہ مضامین کی سست رفتاری کو تیز گامی سے بدلنے کیلئے ان مضامین کی تحقیق کے علاوہ جو اکثر ارکان کے سپرد کئے گئے ہیں۔ ہر رکن کیلئے ضروری ہے کہ اخبارات و رسائل سلسلہ کیلئے ہر ماہ کم از کم ایک مضمون لکھکر خاکسار کو بھجوا دیا کرے۔ جو حسب ریزولیوشن نائب صدر ملاحظہ فرمانے کے بعد اخبارات کو بھجوا دیا کریگا۔ یہ مضامین اپنے اندر حتی الوسع جدت کا پہلو لئے ہوں اور ان کا ادبی معیار بھی بلند ہو۔ فلسکیپ کا غذ پر چھ سات کالموں سے زیادہ نہ ہو۔ تا اخبارات میں ان کیلئے بسہولت گنجائش نکالی جا سکے۔ بہتر ہو اگر مضامین مختلف کتب کے حوالجات سے بھی مزین ہوں۔ امید ہے کہ اس قرار داد کے ماتحت نئے مضامین کی پہلی قسط ہر رکن ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک بھیجدیگا۔

ذیل میں نمونتہً چند موضوعات درج کئے جاتے ہیں۔ تا ارکان کو انتخاب موضوع میں دقت کا سامنا نہ ہو۔

۱- تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے ہر مطالبہ کو مخصوص و موثر پیرایہ میں پیش کرنا۔

۲- زمانہ حاضرہ کی سیاسی خرابیاں اور اسلام میں انکا مکمل حل

۳- " " اقتصادی " " " "

۴- " " معاشرتی و تمدنی " " "

۵- " " اخلاقی " " "

۶- مغربی طرز تعلیم کے نقائص اور ان کا علاج ۷- ہندوستان کی اقتصادی بدحالی۔ اسکے وجوہ اور علاج ۸- ہندوستان سے بیکاری کی لعنت کیسے دور ہو سکتی ہے ۹- اصلاح نفس فرض اولین ہے ۱۰- اشتراکیت و سرمایہ داری اور اسلامی نظریہ کی وضاحت ۱۱- تہذیب مغربی و تہذیب اسلامی کا موازنہ ۱۲- کیا اردو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہو سکتی ہے ۱۳- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زبان اردو پر کیا احسان فرمایا ۱۴- اسلام اور چھوت چھات ۱۵- ہندوستان کیسے آزاد ہو سکتا ہے۔ ۱۶- احمدیہ جماعت کیسے ترقی کر سکتی ہے۔ ۱۷- ضرورت مذہب ۱۸- مذہب اور سائنس ۱۹- دنیا میں امن کیسے قائم ہو سکتا ہے۔

خاکسار بی اے (آنرز) سیکرٹری قادیان

نمونتہً مفت صنف نازک کیلئے جدید بہترین زیور والپسی کی شرط

کیمیکل گولڈ سونے کی لہردار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال میں کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں۔ یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں ان کا رنگ و روپ مانند اصلی سونے کے ہمیشہ قائم رہتا ہے ہر وقت ہاتھوں میں پہنے رہنے سے بھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں۔ جہاں جا ہو دکھا لو کوئی بڑے سے بڑا صراف بھی ذرا شبہ نہیں کر سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ اور ان کو دو سو روپے سے کم قیمت کی نہیں بتا سکتا جسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ کہ اگر کوئی بہن کو کسی عورت عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھے وہ عورتیں جو زرات اصلی سونا پہنتی ہیں۔ دیکھ کر دنگ ہو جائیں گی۔ کہ بہن خواہ کچھ بھی صرف ہو جائے ایسی ہم کو بھی منگا دو۔ سب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ ہر سائز کی اسٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ناپ ضرور تحریر کیجئے قیمت ایک مکمل سٹ جس میں آٹھ عدد چوڑیاں پیکڈ ہوتی ہیں۔ علاوہ محصولڈاک کے صرف ڈھائی روپے (عہ۲) لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت

ملنے کا پتہ:۔ زین برادرس ۳۱ متھرا۔ یو۔پی

مکانات برائے فروخت

نور ہسپتال کے نزدیک اور محلہ دارالرحمت میں دو پختہ مکانات برائے فروخت ہیں خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ یا خود تشریف لاکر ملاحظہ کر کے بات چیت کر سکتے ہیں۔

محمد عبداللہ اوورسیر قادیان

دافع بواسیر

اگر کوئی دوست بواسیر کے نامراد مرض میں مبتلا ہوں۔ تو وہ مجھ سے بواسیر کی دوا مفت طلب کر سکتے ہیں۔ لاہور سے باہر کے احباب صرف خرچ ڈاک کے لئے ۸ ر کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ اور مقامی احباب خود تشریف لاکر مفت لے جائیں صحت اللہ تعالےٰ بخشنے والا ہے

خاکسار:۔ محمد شفیع احمدی معرفت ماسٹر عبدالحکیم ۳۵ فلیمنگ روڈ لاہور

بال شرطیہ عمر بھر نہیں اُگینگے

لو آج پیش کش ہے یہ ایک کام کی ٭ حاجت نہ اُسترے کی نہ منت حجام کی

یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جو بالوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ لطف یہ کہ بے ضرر ہے جس کو دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور اس بےنظیر جوہر کو صرف تین چار مرتبہ استعمال کرنے سے بغیر کسی تکلیف کے نازک سے نازک جگہ کے بال ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتے ہیں۔ اور پھر تا زندگی دوبارہ بال اس جگہ نہیں اُگتے بلکہ جلد نہایت عمدہ ریشم کی طرح نرم ملائم اور گلاب کے پھول کی مانند خوبصورت ہو جاتی ہے غرضیکہ نہایت اعلیٰ اور خوشبودار بلا تکلیف بال دور کرنے کی اصلی آزمودہ اور شرطیہ لاثانی دوا ہے جس کی خوبیاں استعمال سے معلوم ہوں گی۔ صرف ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) حسن یوسف

حسن یوسف سوپ قیمت فی بکس صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) حسن یوسف ہیر آئل قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ہیڈ آفس حسن یوسف رجسٹرڈ لاہور پنجاب